سوال

نکاح سے پہلے طلاق کی قسم کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسئلہ ہذا کے بارے میں :

ایک آدمی نے قسم کھائی کہ۔

1. اگر میں زنا کروں تو جس عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق

2. اگر میں شراب پیوں تو جس عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق

3. اگر میں بد نظری کروں تو جس عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق

پھر اس سے بد نظری ہوگئ اس نے مسئلہ پوچھا تو مفتی صاحب نے بتایا کہ آپ نے (کل امراَہ) والی قسم کھائی ہے اب جس سے شادی کروگے تو ایک دفعہ طلاق ہو جائے گی دوبارہ نکاح کرنے سے طلاق نہیں ہوگی۔ پھر اس کی شادی ہوگئ تو نکاح خواں نے تین دفعہ پہلے لڑکی سے جو اپنے گھر میں تھی اس سے پوچھا کہ میں نے تمہارا نکاح فلاں لڑکے سے کیا تم نے قبول کیا اس نے کہا قبول کیا پھر اسی طرح لڑکے کے پاس آکر جو باہر سائبان کے نیچے تھا اس سے بھی اسی طرح پوچھا اس نے بھی تین دفعہ کہا قبول ہے ۔ اب اس کی شادی کو کچھ عرصہ گزر گیا ہے تو پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس طرح تین دفعہ پوچھنے سے اس کہ نکاح دو دفعہ ہو گیا یا نہیں اگر نہیں ہوا تو اب کیا کرے ۔ اور کیا اس معاملے میں امام شافعی رحمت اللہ علیہ کے مذہب پر عمل ہو سکتا ہے کہ ان کہ ہاں نکاح سے پہلے طلاق معلق لغو ہوتی ہے مہربانی فرما کر تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں کوئی طلاق بھی واقع نہیں ہوئی ہے کیونکہ طلاق صرف وہی دے سکتا ہے جو خاوند ہو ، جب کسی کی شادی ہی نہیں ہوئی ہے تو اس کی طلاق کیسے ہو سکتی ہے ۔

امام بخاری فرماتے ہیں :

بَاب لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا } وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ اللَّهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ وَيُرْوَى فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَطَاوُسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهَا لَا

تطلق۔

نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے، ارشادِ الٰہی ہے ''اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرتے ہو، پھر تم نے انہیں چھونے سے پہلے ہی طلاق دیدی ہو تو ان کے ذمہ تمہاری کوئی عدت واجب نہیں ہے جس کی گنتی تمہیں شمار کرنی ہو، لہٰذا انہیں کچھ تحفہ دیدو اور انہیں خوبصورتی سے رخصت کردو''، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے اور اس سلسلہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبدالرحمن، عمرو بن ہرم اور شعبی رحمہم اللہ سے روایت منقول ہے کہ (مذکورہ بالا صورت میں) عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔

لہٰذا اس شخص کو مزید مشکلات سے بچنے کے لئے چاہئے کہ وہ اپنی اس قسم کا کفارہ ادا کرلے اور اپنی اس قسم سے باہر نکل آئے۔

نیز دوسری بات یہ ہے کہ اگر قسم کا مقصد کسی کام سے بچنا یا کسی کام کی ترغیب ہو تو اسے طلاق واقع نہیں ہوتی، بلکہ اس پر کفارہ لازم ہے۔ یہاں اگر اس کا مقصد اپنے آپ کو ان گناہوں سے روکنا مقصود تھا تو پھر طلاق واقع نہیں ہوئی، یہ محض قسم ہے جس کا کفارہ لازم ہے۔ امام ابن تیمیہ، شیخ صالح العثیمین اور شیخ ابن باز کا یہی موقف ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ